Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16 E 1

رقم راماین ادہبت کر بصد شوق — کہ ہون مضمون نشی واقف صاحب ذوق — نہ تھی ہرگز مجال عذر و انکار — کیا نظم اسکو مینے چار ناچار

نہین مجکو ہوائے شاعری ہے — نہ مطلق ادعای شاعری ہے — نہ صنعت کی نہ رنگینی کی ہے فکر — فقط کرتا ہون موزون رام کی ذکر

سما پت — بفیض مدح اور طب اللسانم — بعالم ورنہ من آنم کہ دانم — شد

پوتھی ادہبت راماین منظومہ منشی شنکر دیال فرحت خلف منشی پورنچند بن منشی جہان سنگھہ ساکن جلال آباد ضلع فرخ آباد وارد حال لکھنؤ در مطبع شہر ہند رونق طبع یافت

تاریخ طبعزاد لالہ رام سہای صاحب تمنا خلف لالہ پورنچند صاحب ساکن نوبستہ

کیا خوب چھپا یہ نسخہ بے مثل — ہے خاطر نکتہ بین کو مرغوب — کوئی نہین اسمین لفظ بے ربط — ہو چشم خرد سے جو کہ معیوب

کیا خوب کہتا لکھی یہ اردو — مقبول دو عالم و خوش اسلوب — لکھدو تاریخ اے تمنا — پوتھی تیار یہ ہوئی خوب

تاریخ طبعزاد لالہ گور پرشاد صاحب خلف لالہ ماوہو رام ساکن کٹرہ خدایار خان ۱۸۶۷ ع

ہے یہ پوتھی دلکش و مطبوع عام — عمدہ ہے نادر ہے خوش اسلوب ہے — تجکو گور پرشاد ہے گر فکر سال — کہدے یہ اردو کی پوتھی خوب ہے

تاریخ طبعزاد شاعر ذی استعداد لالہ رام پرشاد عامل ۱۸۶۷ ع

کتہا فرحت نے کیا لکھی ہے دلچسپ — زمین سے جسکی ہے افلاک تک بوم — لکھو جستہ عامل مصرع سال — عجب راماین ادہبت کی ہے منظوم

تاریخ طبعزاد شاعر رنگین خیال کنور چند سہای نہال خلف راجہ بالال بہادر گلشن رئیس لکھنؤ ۱۸۶۷ ع

جو فرحت نے پوتھی یہ رنگین کہی — ہزارون ہوئے اسکو پڑھ کی نہال — نہال اب بہار طبیعت دکہا — ریاض خوشی لکھدے سمت کا سال

دیگر طبعزاد ایضاً سمت ۱۹۲۷

منشی شنکر دیال فرحت ذی علم — بشد فخر کلام راز خوش فکری او — سال فصلی نہال نوشت چنین — ادہبت راماین است زیبا و نکو

تاریخ طبعزاد لالہ تاج بہادر خلف منشی عالم چند متخلص بہ غریب ۱۲۷۷ فصلی

صاحب حلم و حیا شیرین زبان — خوش بیان خوش خلق فرحت دام — چون پی عفو گنہ اردو غریب — کرد این راماین ادہبت عجیب

ہرکہ دیدش بنظر شد پاک و صاف — کرد نارائن اعصیان معاف — عیسوی سالش حچ خوش نیکو شدہ — خوب نادر این کتہا اردو شدہ

۱۸۶۷ ع

شکر ہے سری نارائن جی کا کہ یہ پوتھی ادہبت راماین منظوم بار دوم مطبع شہر ہند مین طبع ہو کے رونق بخش جہان ہوئی +

INSTITUTE

سنو تعریف سقفا کی جو سب سے
اجودھیا مین ہوئے داخل شادمان
یہ ہے جو اس کتہا کو دلسے انسان
جہان مین ہو میسر دولت و زر
جناب رام کے صدقے مین فی الحال
تصدق قدرت حیرت فزا کا

سری سیتا کی است کی ادب سے
بہم تھے پہر وہی عشرت کے سامان
بر آئین سب ال مضطر کی ارمان
پس مرگ ان کے ملے بیکنٹھہ مین گہر
ہمین بہی کیجیو اب فارغ البال
تصدق قوت لا انتہا کا

ہوئین غائب وہ سکتین جا بجا نہ
وہی ہو مین وہی چہلین وہی رنگ
نہ دل پر خطرۂ دوسواس آئے
جناب جانکی سے اپنی ہے فضل
عطا ہو صدقہ روی دلاویز
طبیعت مین ہے ہر دم جوش فرحت

اودہر کو پہر ہوئے گہر روانہ
وہی عشرت وہی راحت وہی سنگ
نہ آسیب صعوبت پاس آئے
کہ بخشش بہی ہے اور ہے واجب الفضل
عطا ہو صدقہ حسن طرب خیز
سدا فرحت رہی ہمدوش فرحت

سبب ترجمہ اودہبت رامائین

بیان لکھنو کے اہل فن ہیں
سپہر مہر و مہر برتری ہین
گل نایاب باغ نکتہ دانی
برہمن اہل فن فرخندہ فرجام
حلیم و صابر و اہل وفا ہین
یہ عاجز بہی یہان اکثر ہی جاتا

در شاداب دریائے سخن ہین
مہ برج کرامت گستری ہین
سری سکہرام واس اہل معانی
لقب ہی برہمہ چاری شہرۂ عام
گدا ظاہر مین لیکن بادشاہ ہین
متاع فخر ہے درشن سہی پاتا

ہنر مین علم مین فہمین یگانہ
سراپائے مروت جان اخلاق
عوام و خاص سے ہی الفت خالص
پسند از بس ہے دلکو خاکساری
جو کشمیری محلہ مشتہر ہے
وفور لطف سے اکدن وہ بولے

خوش اخلاقی مین یکتائے زمانہ
بڑہی نطق زبان سے شان اخلاق
تخلص شہرۂ عالم ہی اخلاص
سر دنیا و دین بر لات مارے
اوسکی متصل کٹرہ مین گہر
زبان سے دفتر گفتار کہو

مہ و خور کو فلک سی کہینچتا تہا
سمجھہ کر گیند او نہیں صاف اچھتا تہا

رسن میں دیوتونکو باندہ کر وہ
زمین پر کہینچتا تہا بخیط وہ

عسوئی اندر لوک اک روز پہونچا
وہ رشک مہر دل افروز پہونچا

نکالا دیوتونکو جا کے یک لخت
ہوا قابض وہ اندر اسن پہ بد بخت

دیتونکو وہان لا کر بسایا
ہر اک راچہس کو بلوا کر بسایا

ہوئی جب دیوتونکو کثرت یاس
سری برہما تب سر وا گئی پاس

کہا طفل آپکا اب بڑہ چلا ہے
بہت بام خودی پر چڑہ چلا ہے

مناسب ہے چلو سمجہاؤ اوسکو
طریق راستی پر لاؤ اوسکو

سنی جب یہ استان ظلم و ستم کی
گئے برجہا پولست اور تپسر واتجی

مہا اون کو سمجہایا بوجہایا
کہا کیون ہے جہان میں شر مچایا

روا ہے خود سریکا دم نہ بہرے
ہمیشہ آہ مظلومانسی ڈرئے

امان سب دیوتون نے پائی یارے
مگر لرزان ہے رادہشت کی مارے

جناب جانکی جو بیان ہین
رکہو نکے سانہ رطب اللسان ہین

ابہی وہ مفسد پر فن ہے باقی
جو سچ پوچہو بڑا دشمن ہے باقی

اگر ہو کشتہ یہ خنجر وہ بد ذات
تو بیشک لائق تعریف ہے بات

ادہیاے بارہوان

جانا رام چندر کا پہکر دیپ مین اور مارا جانا اون کا جانکی جی کی ہاتہہ سی مہا کالی کی روپ مین

سری سیتا سری کالی کی ہو جے
ہمین دے دین اپنے صدقہ مین اک شے

مہا اتسن ہین اوپ یہ نکتہ آموز
یہ فرماتے ہین فکر حیرت اندوز

سنا جب یہ بیان محفل عیش
جناب رام کو صاف آگیا طیش

یہ فرمایا کہ ہان لشکر کشی ہو
کہ دور اوس فتنہ گر کی سرکشی ہو

ہوئی سب فوج پنہا ہو تیار
سجے فوج بہبیکن نے ہتہیار

اجودہیا کا بہی لشکر ہو گیا چست
پہنکر خود و بکتر ہو گیا چست

بوان زرہ چڑہ کر جانکی ناتہ
چلے لیکر غرض خیل و خدم ساتہ

سری سیتا تہین ہمراہ مہاراج
چلو مین افسران صاحب تاج

جو پہونچے الغرض لشکر وہانپر
کیا راون نے تیر جانستان سر

اودہ کے لوگ اودہ ہین آگے ہی صاف
بہبیکن سو ہی لنکا جا گری صاف

گری یک لخت پنہا پو مین فوج
زمین تہی پچہتا پی صورت موج

فقط وان رکہی گہبر کہ صد شان
جناب جانکی جی یا ہنومان

مہا سیر جب ہی نے قد بڑہایا
تن اقدس بہ شد و مد بڑہایا

وفادار ہمین قایم تہی وہ بہوش
بوان زر او ٹہایا بر سر دوش

ہوئی القصہ راون سے لڑائی
مچا ہنگامہ زور آزمائی

کیا اوسنے غضب یہ آشکارا
کہ تیر اک سینہ رگہبر پہ مارا

غشی مین آکے بیشک پر گری رام
ہوا غل مچ گیا ہر مین کہ ہی رام

جو تہی آئینہ دلبر کدورت
نہین سیتا مہا کالی کی صورت

غضب کے تہی نمایان خیمہ آثار
ہزارون تن سہی کٹین سکتہ مین نمودار

سر میدان سر دشمن تراشے
بہائے خون میں خونریز و نکی لاشے

بجی بام فلک پر شادیانے
لگین سب اپسرا گانی بجانے

ہجوم دیوتا سر پر سے آیا
قدم پر بہگوتی کے سر جہکایا

پڑہی سب نے استت کہا کالی کی جی ہو
مہا مایا مہا کالی کی جی ہو

بس اب رفع کدورت کیجئے آپ
مبدل اپنی صورت کیجئے آپ

جو آیا ابر رحمت برسر جوش
تو بدلی صورت اصلی بقصد ہوش

جو پہیرا ہاتہہ برہما نے سر عام
غشی سے ہوش مین آئے سری رام

کہا یہ مدح کیسی بے سبب ہے
مقام حیرت و جائے عجب ہے
شہ راون کو گر مارا تو مارا
ہوئی کیا شان جرأت آشکارا

صفت کیون ایسی ادنی کام کی ہے
شجاعت کیا جناب رام کی ہے
سنے جب جانکی نے کلمہ جوش
ہوئے رکہ کثرت حیرت سے خاموش

کہا باہم کہ آیا بات کیا ہے
یہ وجہ خندگی مہہات کیا ہے
مگر سیتا جو سرگرم سخن ہین
ہماری گفتگو پر خندہ زن ہین

کہا تب مسکرا کر جانکی نے
میرا اوتار ہے بطن زمین سے
نہین مین جہوٹ ہرگز بولتی ہون
نہ بیہودہ لب اپنا کہولتی ہون

پدر کے گھر مین جب رہتی تہی خوشحال
سنو تم طرفہ تر اک دن کا احوال
جنک کی پاس آیا اک برہمن
لئیق و پاک طینت صاحب فن

پریشانی بظاہر عاید حال
جبین سے تہا فروغ مہر اقبال
غرض کی اوسنے راجہ سے گذارش
کرونگا مین بسر یان فصل بارش

جو ممکن ہو تو کیجے غمگساری
کہ واجب ہے تمہین خدمتگذاری
شہنشہ نے دیا رہنے کو مسکن
مقرر کی غذا بہر برہمن

طبیعت مین نہ بس تہی انکساری
مجھے بہجائے ہے خدمتگذاری
غرض سامان راحت جبکہ پایا
برہمن نے وہان بستر جمایا

جو تہا وہ برہمن خواہان پوجا
مین کرتی تہی بہم سامان پوجا
پرستش کے لئے جو کا لگاتی
گل خوشبو بہی اون چرنون پہ لاتی

برہمن تہا وہ سیّاح جہانگشت
کئے تہا سیر کوہ و گلشن و دشت
پرستش سے فراغت جب وہ پاتا
کہا اکثر بذوق دل سناتا

کسی دن ناگہان وہ صاحب فکر
و نور شوق سے کرنے لگا ذکر
سنو سیتا یہ ذکر طرفہ تر ہے
دہی کا اک سمندر مشتہر ہے

ہی تہکر دیپ بہی پار اوسکی آباد
جہان پہونچے نہ وہم آدمی زاد
وہ کوہستان و صحرا لق و دق
کہ ہو اہل نظر کا رنگ رخ فق

پہاڑ ایک ایک ہی ہم پایۂ عرش
کہ جس سبزہ خودرو کا ہی فرش
کہین اشتر اور شیر با دل شاد
ہزارون گرد کوہستان ہین آباد

بسا ہے اوسمین اک شہر دلارا
بشکل آینہ روشن ہے سارا
شہ راون وہان فرمانروا ہے
جری ہے حاکم کشور کشا ہے

جناب جانکی ہین بر سر قال
سنو اوسکی ولادت کا بہی احوال
شمالی نام اک راچہس تہا پرفن
قوی قامت جسیم و ضیغم افگن

بنام کیکئی دختر تہی اوسکی
عزیز دل وہ نیک اختر تہی اوسکی
بسر وامن سے اوسکا کر دیا بیاہ
کہ حاصل ہون مطالب حسب دلخواہ

ہوئے وہ الغرض اطفال اونسی پیدا
بلا تہی جنکی سایہ سے ہویدا
ہوئے دو نو یہ پیدا اہل کین جب
زمین و آسمان تہرا گئے تب

فلک سے دیوتا گہبراکے بولے
یکایک ڈر کے وحشت کہا کے بولے
کہ عالم کے ستانے والے ہین یہ
زمانے کے رولانے والے ہین یہ

کہا روون جو اون سب کا سر عام
یہ راون لفظ روون سے ہوا نام
ہزار اس بانی شر کے ہوے سر
شہ لنکا کو تہے دس سر میسّر

بس اب چہوٹے برادر کا سنو حال
تپشیا اوسنی کی شیو کی بہت سال
طفیل بندگی سے ہو کے شہ زور
میان بحر و بر کرنی لگا شور

جو لنکا تہی کہ گنجینہ گہر کی
وہ اوس پامردی قوت سے سر کی
سری بر ہمہا پائے جبکہ بردان
ترقی پر ہوئی شوکت بہی شان

مہاراونکا بہی اشکر سے سنئے
حقیقت سب بغور و فکر سنئے
غضب طاقت بہم ہے اوسکی دشمن
اکڑتا ہے وہ ہردم ہر مہم مین

وہ ہے زور اوس شہ مسند نشین کو
ہلادے گنبد عرش برین کو
لڑکپن مین بہی کہیلا اوسکی غضب تہے
کہ لرزان ہوتا سر زمین سب تہے

مگر مطلق نہ لہرایا دل بحر
وہ کود سے قلزم تر ہین جفا کش

نہ جوشش رحم پر آیا دل بحر
ہوئی پیدا اِن اقدس سے آتش

نہ رستہ راستی سے جبکہ پایا
سمندر کانپ اوٹھا خوف و خلل سے

غضب غصہ سری لچھمن کو آیا
وہ جل سب جلگیا نارِ اجل سے

مچایا سب نے غل باحالت غیر
یہ ڈر تھا جلکے کل عالم نہو خاک
نکلتی آگ ہے لچھمن کے تن سے
بصد جوشِ کرم بولے سری رام
یہ کہکر آنکھہ سے آنسو بہائے
یہ کی بخشش جو بخشش کی نظر سے
جناب رام نے راونکو مارا

ہوئے پر سو گریزان وحشی و طیر
نہو سکی قبائے زندگی چاک
عیان ہوتی ہی آتش سر پن سے
کہ ای لچھمن کیا اچھا نہین کام
دُرِ اشک ابر دیدہ سے لٹائے
ہوئی پہولونکی بارش عرش سے
بہبہیکن کو وہ بخشا راج سارا

قمر تہرا اوٹھا گہبرا گیا چرخ
مہارکے نمایان ہو رہا ہے جب
غرض کی دیوتون نے جبہہ سائی
نہین لازم کسیکا دل دُکھانا
بہر امانند چشم تر وہ یکبار
نہ بدلا پہر اوسیہ سب قاعدہ پل
جناب جانکی کو لیکے ہمراہ

زمین کانپ اوٹھی جگہ کہا گیا چرخ
تو جلتے ہین زمین و آسمان سب
معافی مانگ کر گردن جھکائی
زبردستی و باتا بل دکھانا
ہوا پہر موجزن دریائے زخار
سب آسانی سے پار اوترے جز و کل
پہرے سوئے اودہ باشوکت و جاہ

ادہیائے گیارہوان بیان اون حاکم پہکر دیپ کا زبانی سری سیتا کے

زبان پر ہون سری سیتا کی اوصاف
کہ بعد از فتح جب گہر کو پہرے رام
مہاراج اَدہراج او تھے بصد شان
رکہون نے پہر زبان مدح و ثنا کی
چھٹا ہے پنجۂ قہر و ستم سے

طبیعت گرم گلفت سے رہے صاف
ہوا حاصل جہانکو نقد آرام
جبین وہ سری کی تعظیم مہمان
ستائش کی صفت کی اور ثنا کی
رہائی دی ہمین قید الم سے

مہا مُنی درج لب سے ہین گہر ریز
رکہیشر دیوتا درشن کو آئے
قدم چہو کر ہر اک کو ساتھہ لائے
کہا اون سے مقصد کو گیا سر
سُنی جب جانکی جی نے یہ گفتار

بیان فرماتے ہین کہ طرب خیز
وفور شوق سی تشریف لائے
سر بدست اونکو ہاتہون ہاتھ لائے
زبردست آپ ہین آئندہ پر رو
تبسم آگیا ہونٹون پہ اکبار

ادہیائے نوان نکلنا رام چندر کا جانکی جی کی تلاش مین اور ملنا ہنومان جی کا اور استت کرنا

ہمیشہ رام رسیتا کی رہے یاد ‏— کہ جس سے خاطر ناشاد ہو شاد
جو ہو بچے کو وہ صاحب شان ‏— ملے وان انجنی نندن ہنومان
کہ الشیر آپ ہین دنیا کے داتا ‏— ہر اک کا مطلب دل ہے بر آتا
سدا اتم ہو کرم بخشی پہ سرگرم ‏— تمہین سے ہین جہا نمین دہرم کے کرم
تمہاری طرح خدائی سے مین خوش ہون ‏— زبس شیرین بیانی سے مین خوش ہون

سری سیتا کو اون لیکیا جب ‏— سری رگھبر جس مین ہین چلے تب
قدم پر سر جھکایا آ کے فی الفور ‏— زبان مدح کھولی انکی اسطور
یہ بنیاد جہان قایم ہے تمسے ‏— بنائی آسمان قایم ہی تمسے
مہاراج ادہراج از بس ہوئے شاد ‏— کہا ای انجنی سُت آفرین باد
یونہین سیت آ کریگا جو کوئی اور ‏— تو راضی اوس سے مین ہونگا بہر طور

ادہیائے دسوان پل باندہنا سمندر پر اور پار اوترنا لشکر کا اور مارا جانا راون کا سری رام چندر کے ہاتھ سے

سری سیتا کرم بخشی ادہر بہی ‏— عطا ہو جاہ بہی حشمت بہی سر بہی
جناب رام نے خوش ہو کے فی الحال ‏— کہا سب انجنی نندن سے احوال
سری سیتا کا ہونا ہے غائب ‏— کہی سب اپنی روداد عجائب
کہ ظلم راول سے خستہ جگر ہے ‏— مثال طائر بے بال و پر ہے
جناب رام و لچھمن کو وہ ذی ہوش ‏— چڑہا کر لیگئے وان بر سر دوش
بلا کا بال میمون تہا قوی بال ‏— نکالا زلف سان بل اوکا فی الحال
سیا کی جستجو مین جا بجا نہ ‏— ہوا پہر لشکر میمون روانہ
ادہر سے لشکر جرار پہنچا ‏— کنار قلزم زخار پہنچا
کہ ای دریا وہ کر تدبیر انسب ‏— کہ پار اوترے سپاہ صف شکن سب

جناب بالمیک نکتہ آرا ‏— مضامین کرتے ہین یون آشکارا
اجودہیا وہ سوئے دشت آنا ‏— نسیم آسا پئے گلگشت آنا
مہا بیر دلاور نے بہی فی الحال ‏— کہا سگر کو کار کہہ سے احوال
کہا سگر کو کہ دیکہین اگر ہم ‏— رکہین زخم جگر پر اوسکے مرہم
غرض سگر لو یسی ہو کر بغل گیر ‏— کیا بال جگر کو کشتہ تیر
دیا سگر کو اورنگ شاہی ‏— دی سر سے جمایا رنگ شاہی
یون سُت بہی سمندر پار جا کر ‏— بہے مثل صبا لنکا جلا کر
سری لچھمن نے یون خوش طلب سے ‏— در مضمون لٹائی درج لب سے
عبور قلزم زخار ہو جائے ‏— کسی صورت سے بیڑا پار ہو جائے

خراج اوس سے جب مانگا عدو نے / تو کھینچا طول صحبت گفتگو نے
وہ رکھہ کر لیے تقصد تشویش و وسواس / بجز خون بدن یان کچھہ نہین پاس
جو تھا غصہ سے وہ باحالت غیر / کیا خالی نباشد دو ہی خیر
گلا ناخن غضب سے صورت برق / تلاش ظرف مین نکلا وہ کم ظرف
جناب بالمیک اہل کرامات / بیان فرماتے ہین اک طرفہ تر بات
برہمن تھا کوئی سرمایۂ نور / بنام نیک گرتس مد تھا مشہور
وہ تپ کرتا تھا لیکر استری ساتھ / بدل تھا اعتقاد لچھمن ناتھ
تمنا تھی کہ دختر اوسکی حسین ہو / وہ ہمشکل جناب لچھمینا ہو
سبو بھر صبح شیر تر سے بھرتا / وہ آوا ہمن سری لچھمن کا کرتا
پلاتا اپنی ہمخوابہ کو ہر روز / کہ تھے شیر و شکر باہم دلسوز
وہی ظرف الغرض دشمن نے چھینا / زبردستی شہ راون نے چھینا
کیا تم کو رکھون نے خونسی لبریز / سبوئے لنکا گیا لیکر وہ خونریز

جو تھی مندودری ہمخوابۂ خاص / دیا وہ ظرف اوسے از راہ اخلاص
کہا زہر اسمین ہے ہشیار رہنا / خبردار ای گل بیخار رہنا
چلا پھر وہ پے جنگ آزمائی / دکھائی سبکو خنجر کی صفائی
مچایا عالم افلاک تک شر / اٹھر کو سر کو یکسر کر لیا سر
ہزارون دختران صاحب ناز / زبردستی پکڑ لایا وہ جانباز
بھری تھی بو جو سر مین خود سری کے / ہر اک سی جو شمین ہم بستری کی
خبر مندودری نے جب یہ پائی / حسد سے سر پر اپنے خاک اوڑائی
کہا سم کھا کے مر رہنا ہی اچھا / نہین درد حسد سہنا ہے اچھا
سمجھہ کر زہر وہ سرمایۂ ہوش / اوسی خون سبو کو کر گئی نوش
نہال باغ مطلب نے دیا بر / ہوئی وہ حاملہ رشک صنوبر
اودہر تھا خون مظلومان دلگیر / اودہر لچھمن کے آواہن کا تھا شیر
یہ کی اوس خون نے تاثیر آشکارا / ہوئین لچھمن شکم مین جلوہ آرا
بنی ہمصورت شعلہ وہ مہوش / چمک اوٹھا تن اوسکا مثل آتش
خوا مین تب رہ سکتی نہین تھین / ذرا آنچ اوسکی سہ سکتی نہین تھین
حمل کا جب یقین اوس تنکو آیا / بدن خوف عدو سے تھرتھرایا
بصد سرعت بوان زرہ چڑہ کے / سوئی کر کھیت پہونچی مثل صرصر
کیا حکمت سے اسقاط حمل آہ / چھپایا خاک مین وہ گوہر جاہ
اودہر مساک بار الکا ہوا از ور / ہوئی تا قوتسی خلقت زندہ در گور
جنک نکلی برائے قلبہ رانی / کہ برسے تا کسی صورت سے پانی
سبو وہ نوک قلبہ سے ہوا چاک / تو دیکھی دختر اک پنہان تہ خاک
جنک کو دلہن الغرض کیا خوش / کیا شی جانکی کو زیب آغوش
کیا اقرار دختر لا کے پالا / خوشی سی اونکو گھر لیجا کے پالا

اگر تم بہی ہین گاتا ہی جس آن
تو جسم مردہ مین آجاتی ہی جان

علالت دفع ہو جاتی ہے ساری
شکایت رفع ہوتی ہی ہماری

یہ مضمون جب سنا حاصل ہوئی یاس
گئے نارد شتابان کشن کے پاس

سنائی اپنی سب درد و روداد
کہی ساری قسم پر گر کے افتاد

کہا تب کشن جی نے بی تامل
مناسب ہے تمہین صبر و تحمل

جو دواپر ہوگا اٹھائیسوان تب
ملیگا راہ مطلب کا نشان تب

میان خانہ بسدیو جبار
مین بطن دیوکی سی لونگا اوتار

وہان آنا اگر گانا ہے مرغوب
سکہاونگا مین علم موسیقی خوب

مگر تب تک تو ہان سیکہو سہی فن
جہان جاؤ وہان سیکہو سہی فن

غرض نارد لگے پہرنے ہر اک سو
دماغ و دل مین نغمے کی لیسی بو

بسو اندر لوک آئے کبہی شاد
کبہی جم لوک مین پہونچے صورت باد

کبہی پہونچے برن لوک اور اگن لوک
کہ تہی اونکی نہ مانند صبا روک

جدہر پہونچے ہوئی تکریم اونکی
ہر اک نے سر سے کی تعظیم اونکی

بسوی برمہہ لوک آئے وہ یکروز
ہوئے برمہا کے گہر پر شوق افروز

وہان محفل مین گانا ہو رہا تہا
غضب گانا بجانا ہو رہا تہا

سری نارد بہی گندہرپونکی ہمراہ
لگی گانے اہا ہا سے حسب دلخواہ

سری برمہانی کی تعریف اونکی
ہوئی حد سے سوا توصیف اونکی

ہوا جب کرشن کا دواپر مین اوتار
تو پہونچے جا کے نارد حسب اقرار

جو تہین ہمجولیان اونکی اک نکو نام
بہ اسم جامونتی مشہور عام

کہا شری کرشن نے اونسے بصد جوش
سکہاؤ انکو گانا از رہ ہوش

غرض شری جامونتی نے سکہایا
سری نارد کا سب مطلب بر آیا

جناب ہر نے بہی لطف نہان سے
سکہائے راگ و نہین اپنی زبانسی

غرض نارد ہوئے استاد کامل
ہوئی اس فن مین استعداد کامل

کہا تب کرشن نے اے نیک کردار
عنادو بغض سے ہو دست بردار

تم اب گایا کرو ہمراہ تمبر
رہو ہم صحبت دلخواہ تمبر

ادہیاے آٹہوان

خراج لینا راون کا کہون سے اور اسقاط حمل ہونا مندودری زوجہ راون کا اور پیدا ہونا جانکی جی کا بیز سے

جہان ہے اک جہان پر بخشش عام
ہمین بہی صدقہ سیتا ملی رام

مہامن کہتے ہین اے صاحب اقبال
سنو اب راون راجہس کا احوال

تپسیا سخت راون نے کیا تب
ہزارون سال تک کرتا رہا تب

سری برمہا ہوئے راضی نہایت
کہا راون سے از راہ عنایت

ہوس کیا تجکو اے دیو سیاہی غم ہی
بیان کر جوش پر ابر کرم ہے

خوشی سے ہو لگا بولا وہ گرگ
نہ ہو نمین مبتلائے صد مرگ

سری برمہانی فرمایا کہ ہیہات
حد امکان سے باہر ہی یہی بات

بجہا سب کے لئی دام اجل ہے
ہر اک کے حق مین یہ جام اجل ہے

کہا راون نے خیر اے بندہ پرور
مین شرط اک اسمین کرتا ہون مقرر

دیت سی جلکش سے یا دیوتا سے
نہ صدمہ ہو پشاچ اور اسرا سے

علاوہ اسکے قید سخت ہے اور
بدل مغز سخن پر کیجئے غور

نہو دختر سے جبتک خواہش وصل
نہ اوکہڑے مری نخل زیست کی اصل

دعا مقبول برمہانی نہ کی جب
عدو مست مئی نخوت ہوا تب

شہنشاہان زور آور کو جیتا
دیت اور جلکش یا دہر کو جیتا

ہوا اور آب و آتش خاک تہی زیر
زمین محکوم تہی افلاک تہی زیر

کسی دن جا پہونچا زند بن آیا
قریب سبت رکہہ سیدمین تن آیا

تمبر نام گندہرب کے مکانپر اور کامل ہونا علم موسیقی مین بکیرشن کی مدد سے

تصور ہو جناب جانکی کا — بر آئے جس سے سب ارمان جیکا
برہمن تہا جو اہل عز و تکریم — لگا دینے سری نارد کو تعلیم

جو دیکھا انکو ہے پابندی شرم — کہا نارد سے اوسنے بادل نرم
نہو شاگرد کو گر بیحجابی — تو ہے تحصیل فن مین خرابی

کئی باتین ہین یعنی فن سکہانا — غذا کہانا بجانا راگ گانا
حصول و صرف زر داد و ستد مین — نہو شرم ان امور نیک و بد مین

جو ان باتو نمین ہے پابندی شرم — بشر سوتا نہین کوشش مین سرگرم
جو گائے مرد ناخوش یا کہ محجوب — حقیقت مین ہے راگ اوسکا نہین خوب

دہن جو مثل گلشن کہولکر گائے — اگر کر یاتن اپنا تول کر گائے
بہرے سُر جو منہی خندہ کرکے — زبانکو کہو لگے گہبرا کے ڈر کے

یہ گانا ہے خلاف راگ مالا — کبھی ہوتا نہین خوش سننے والا
نہ گائے تشنگی مین اشتہا مین — اندہیرے مین غم و فکر و بلا مین

غرض یہ جبکہ کی اوسنے ہدایت — ہوئے راضی سری نارد نہایت
کیا گانا جو ان دل کہولکر یاد — سری نارد ہوئے اس فن مین استاد

ہوئے فارغ وہ جب تحصیل فن سے — دعا دی یون لب شکر شکن سے
گذر جائے جو یہ کلپ اپنی فلک گوش — روان تم ہو سو سُر کے قصد جو شر

جناب کشن کی مورتین ملجاؤ — بہر صورت اوسی صورتمین ملجاؤ
چلے نارد غرض تمبر کے گہر کو — کہ صبتین چلکے اوس عالی گہر کو

جو پہونچے اوسکی گہر بے تحاشا — نظر اک طرفہ تر آیا تماشا
در تمبر پہ ہین لاکہون زن و مرد — ہر اک لیکن اسیر حلقۂ درد

کوئی بیسر ہے کوئی پا شکستہ — کوئی ہی زخمی و مجروح و خستہ
کسی تن مین توانائی نہین ہے — کسیکو تاب گویائی نہین ہے

کوئی بے بصارت آبدیدہ — کوئی غمناک ہی بینی بریدہ
کوئی بیزور چل سکتا نہین ہے — جگہہ سے اپنی ٹل سکتا نہین ہے

سری نارد نے پوچہا آخر کار — کہ تم کیون ہو اسیر درد و آزار
کہا ہم لوگ راگ اور راگنی ہین — عبث سب مبتلا ہے جانکنی مین

ہوا انار دیا اک گانیوالا — پڑا ہے جسنے تازہ راگ مالا
اٹہا زور و نہ ہے تعلیم پاکے — بنا جوگی ہوا ہے سر منڈا کے

خبر ہے تال کی سُر کی نہ سم کی — نہ سدہ مطلق ہی اوسکو زیر و بم کی
نہ ٹٹی سے نہ ہی دہرپت و تفا — نہ وہ من سے گٹکری سنگت ہی اوقت

نہین اوسکو تمیز وقت بیوقت — سحر کی دہن ہے گاتا شام کیوقت
اوسیکی وجہ سے ہم سب ہین بیمار — زبس ہین مبتلائے درد و آزار

غرض تبر الکمین ایسی لگی دہن
بہم تہی جگنش گنہ ہر با اشپر اسب
کہا نارد کدہر سے آپ آئے
جناب لشن نے بہیجا یہان ہے
مگر آپ اپنا اول حال کہئے
کہا بہو بنش اک راجہ تہا نامی
مگر توبی شرارت ہتی جو سر مین
ہماری مدح مین سب لوگ گائین
برہمن اتفاقا وان اک آیا
خبر راجہ نے پاکر اوسکو ٹالا
ہوا تب جسم انسانی سے محروم
کہا کہئے میری تقصیر کیا ہے
جو تو نے شہر سے اوسکو نکالا
یہ حالت ایک مدت تک رہیگی
نہ ہیگا پہر بہ شکل آدمی تو
ہمین ہین راجہ بہو بنش مغموم
روان دیکہا جو اک دریا مین لاشا
سوار اوسکو لو ان زر یہ دیکہا
سہنین واقف ہی تو ای مرغ بد فن
کہا گذشتہ سے ہے تقدیر تیری
کہا تو جسم انسانی بہی پاجائے
غرض او سنی تو لی بیکنٹھ کی راہ

سوئی قصر الوک آئے مہامن
کہڑی تہے سامنی باندی سب
زہے قسمت جو یہان تشریف لائے
مرا احوال طول اک داستان ہے
گذرا ہے وہ سب احوال کہئی
سخی و عادل و مرد گرامی
منادی کی تہی او سنے شہر بہر مین
زبان پر دوسرا مضمون نہ لائین
کنار بحر پر بستر لگایا
برہمن کو زبردستی نکالا
دیا جم راج جی نے تالب یوم
خطائی واجب التعزیر کیا ہے
سو ہمنے بہی تجہے سر سر ٹالا
بہت جان حزین صدمی سہیگی
بہم ہوگی وہی صورت رہی خو
میان مرزبوم اگر بنے بوم
تو کہنچا مینے اوسکو بے تحاشا
درخشان تاج زرین سر پہ دیکہا
کہ ہے یہ راجہ بہو بنش کا تن
معاف اب مینے کی تقصیر تیری
خوش الحانی تیری حصہ مین آجائیگی
مراد اپنی بر آئی حسب دلخواہ

وہ بیٹہا اک عجب انداز سے تہا
بہجن کرتے تہے بیٹہی مجرئی ورد
کہا گانیکی شہرت سنکے آیا
سکہاؤ مجکو گانا با دل شاد
کہ کیونکر نعمت عظمی یہ پائی
رعیت اوس سے سب رہتی تہی ناشاد
نہ کوئی مائل بہگوت بہجن ہو
نہ مانیگا وہ ہوگا خارج از شہر
پرستش لشن کی کرنے لگا وہ
پس از چندی وہ بد اختر ہوا فوت
یعنی راجہ
ہوا جب ہو کہ سی از بس وہ ناچار
کہا تو نے برہمن کو ستایا
جو خواہش ہے تو جسم مردہ کہا تو
شغال آخر تو ای بدکار ہوگا
الوک اسطرح سرگرم بیان ہے
سنا جب اس سے مضمون یہ جسدم
نظر آیا وہی مجکو برہمن
کہا یہ جسم انسانی نہ کہانا
کہا پہر مینے رو کر حال اپنا
دیا خوش ہوکے آشرباد مجکو
رہین اک اسطرح کے یاد مجکو
مجہے اب فکر ہی کوئی نہ غم ہی

مکان گونجا صدا کے ساز سے تہا
مغنی وہ نہے پائین گرد شاگرد
ہوا ہے نغمہ مین سرود سنکے آیا
سمجہتا ہون تمہین اس فن مین استاد
یہ دولت کسطرح سے ہاتہ آئی
سدا سنتا تہا مظلومونکی فریاد
نہ وصف لشن مین گرم سخن ہو
کرونگا مبتلای صدمہ و قہر
بہجن کی دہن مین سہرنے لگا وہ
کیا جم نے اسیر حلقہ موت
پہ بیٹہیں دہرم راج آیا گنہگار
لہذا جسم انسانی نہ پایا
غذا یہ باؤل نہ مردہ کہا تو
کبہی مدت مین چہٹکارا ہوگا
سنو نارد یہ طرفہ داستان ہے
ابہی کہسار پر آگر رہے ہم
ہوا تہا بیٹہا جسکا مین دشمن
یہ کہانا کرکے نادانی نہ کہا
سنایا اوسکو سب احوال ان
مصیبت سے کیا آزاد مجکو
مغنی سب کہین اوستاد مجکو
ہر اک شی ای سہری نارد بہم

ادہیاۓ ساتوان گانا سیکہنا نارد کا الوک سے اور جانا نارد کا

دو زانو بیٹھ کر انداز سے وہ
لگا گانے ادا و ناز سے وہ

جناب لچھمن جی ازبس ہوئے شاد
کہا تمبر کو تمبر آفرین باد

خوشی تھی لچھمن جیکو نہایت
کئے لعل و گہر اوسکو عنایت

جب آئی رقص کی سکھیون کی باری
ہوئی رخصت بزم عام ساری

ہوا ارشاد ہٹ جائین جو ہین غیر
نہ ہرگز بیٹھنے پائین جو ہون غیر

ہوا جب اجتماع باریابی
چلے حضار کہا کر بیتابی

ہجوم عام مین دیکھا نہ بھالا
سری نارد کو سکھیون نے نکالا

سری نارد چلے ازبس کشیدہ
کہا دل مین یہ ہو کر آبدیدہ

کہ علم موسیقی مین طاق ہو تم
اور ایسے شہرۂ آفاق ہو تم

مقابل میرے گا سکتی نہین وہ
فروغ اس فن مین پا سکتی نہین وہ

حضور لچھمن گائین گانیوالے
ہمین آنکی ہون محفل مین لالے

کھڑے ہوتی ہی ہم پایین غیر اوکی
غضب کی جا ہی تمبر بیٹھ کر گای

غرض تھی لچھمن جیکو غضب سے
دعا نارد نی دی جوش تعب سے

خواصون نے ہمین جسطرح ٹالا
کشان از فرش مین پر لاکے ڈالا

دعا کا ہوا اثر بیشک ہویدا
شکم سے راجھسی کے تم ہو پیدا

زمین پر پاون پھینکی جاو تم بھی
ہمارے طرح صدمے پاو تم بھی

سری نارد نے فرمایا جو اسطور
زمین و آسمان کانپ اوٹھی از فور

جناب لچھمن اور لچھمن ناتھہ
یہ پیش نارد آئے باندھ کر ہاتھ

کہا تھی لچھمن نے ای مہ نور
جو فرمایا بچشم و سر ہے منظور

کرو راضی قبول آرزو سے
بہرین اک جرم کو رکھہ اپنی لکھو سے

کرے اس عرض ان تکو اجسی نوش
سیر اجنم اوس سی ہوا آمادہ ہوش

بہم باغ مطالب کی رہی سیر
سری نارد کو رحم آیا کہا خیر

ہوی پہر لچھمن نارد سے سخن سنج
تمہین بیفایدہ حاصل ہوا رنج

نہین راضی مین جب تک دل سی ہی ہے
مگر خوش ہون فقط نغمہ کی دہن سے

سبھی گانیسی ہوتا ہون مین دلشاد
غرض دل مین ہی اس فن کے اوستاد

اسی گانیسی کوشک کی ہی شایان
ہوئین سب مشکلین اک پل مین آسان

ہوا تمبر کے گانے مین راضی
نہ تہا تمکو مقام اعتراضی

ستار اک دسکو تہلا کر تمہین کیا
اگر بخشا زر و گوہر تمہین کیا

جو تم گانیسے واقف کاش ہوتے
مری محفل مین حاضر باش ہوتے

اگر ہی خواہش اعزاز و اکرام
تو سیکھو جا کے گانا ای نکو نام

کوئی یہ مفت مین پاتا نہین علم
یہ بے اوستاد ہاتھ آتا نہین علم

تمہین ہی گو کہ علم موسیقی یاد
مگر سچ ہے کہ خالی جا اوستاد

الوک اک تیرتھ الاکھ سے ہے
بیابان کوہ اوتر پانس گہر سے ہے

اوسیکے پاس جاکر سیکھیے راگ
کہ بخت خفتۂ مطلب اوٹھے جاگ

لگے آنے ہزارون ڈنکے شایق — ہوا گرد اونکے انبوہ خلایق
مکانسے وہ بہی شہرت سنکے آیا — بصد پاس ادب پاس انکے آیا
سنے راجہ سے جب یہ کلمۂ خوش — کہا کوشک نے جھنجھلا کر کہ خاموش
ستایش غیر کی کرتے نہین ہم — قدم اس راہ مین رکھتے نہین ہم
سنا مضمون جب یہ راجہ نے یکبار — تو بھیجے چار مطرب چار ناچار
لگے گانے وہ چارون بے شش و پنج — ہوے اشکون سے غرق دریاے رنج
زبس بحر الم تہا پر سر جوش — کیا چاک اپنا اپنا پردۂ گوش
وہ تہی سب کان خود بینی سراپا — ہراک نے بارہی رہی اگلا پا
تہکے آخر وہ بد آہنگ مغرور — ہراک نے کان پکڑا ہو کے مجبور
زبانو نکلوا دیجہ کر چہید ڈالا — یہ راہ نطق مین خنجر نکالا
سوے ملک شمال آ گئے وہ مغموم — حد پر پہونچے یکایک مچگئی دہوم
جو تہی ان دیوتونکو چاہ اونکی — ہوئی تعظیم خاطر خواہ اونکی
ہوئین وہ ان اونکی مہماندار یان خوب — رہین بکنیٹھ مین تیاریان خوب
جب آئے میہمان تب ہم تہے موجود — میان لشن جی اک اسی دم تہے موجود
جناب لشن جی پہر ہنسکے بولے — در مضمون سری بر مہر کھولے
عطا انکو کوئی عمدہ صلہ ہو — کہ اورونکو بہجن کا حوصلہ ہو
تیری شاگرد یان دائم رہین سب — ہماری ہو کہین قایم رہین سب

کلنگ اک دیس تہا عالم مین مشہور — وہان راجہ تہا اک سرمایۂ نور
کہا تم لشن کے جیون مدح خوان ہو — ہماری مدح مین رطب اللسان ہو
کہان لشن اور کہان تو ذرۂ خاک — چہ نسبت خاک را با عالم پاک
وشنو کی مدح خوانی سے خدمت ہے — ہمین انجام بینی پر نظر ہے
کہا تم سامنے کوشک کی گاو — ہمارا ذکر فیاضی سناو
خیال آیا کہ اب کیجے وہ انداز — نہ پہونچے کانمین گانے کی آواز
انہین یہ ہوس کہ دین اپنی کٹرین — یہ عہد انکا کہ ہم عہد انکا توڑین
شگوفی نغمہ کو آتش کے چہوڑتے — کئے مغز اپنے خالی کان پہوڑتے
دوبارہ جب کیا راجہ نے اصرار — ہوے شمشدر آٹہون چار ناچار
غرض راجہ نے سب لیکر زر و مال — نکالا شہر سے اون سبکو فی الحال
خیال اکدن سری برہما کو آیا — میان برہمہ لوک اونکو بلایا
ہوے رونق فزا ان سب بہگوان — ہوئے بکنیٹھ او نہین لائے صد شان
جناب بالمیک نکتہ ایجاد — بیان فرماتے ہین یون با دل شاد
سنا ہمنے بہی گانا خوب انکا — عجب تہا نغمۂ مرغوب انکا
یہ سب کوشک وغیرہ مین سے آگاہ — ہمارے صدق دل سے ہین ہوا خواہ
کہا کوشک سے انبر خندہ کرکے — کیا اپنے گنونکا تجہکو سردار
رہی یان مالتی ہمراہ پدماکش — کہ ہے یہ زوجۂ لحواہ پدماکش

ادہیاے چہٹوان سراپ دینا نارد کا سری لچھمین جیکو اور جانا نارد کا الوک کے پاس

جناب رام ہین بخشش ادہر بہی — نگاہ لطف ہو مداح پر بہی
میان محفل سے سرجی کسی روز — جناب لشن جی تہی رونق افروز
خواصین اونکی سب رشک گل تر — کہڑی تہین سامنے مثل صنوبر
وہ کوشک نے خوش الحانی سے گایا — یکایک سننے والونکو غش آیا
جناب بالمیک صاحب قال — دنور لطف سے ہین کاشف حال
ترقی پر تہا محفل کا ستارہ — جناب لچھمین تہین رونق آرا
جما گانے کا ایسا بزم مین رنگ — کہ سب حضار محفل رہ گئی دنگ
جو تہا سر تر مین اکبر نام گندہرب — نہایت صاحب اکرام گندہرب

وہی نقد امان بخشے تو بخشے
متاع حفظ جان بخشے تو بخشے
ممنون نے جب سنا مضمون فی الحال
ہوئی ثابت جناب لشن کی چال
کھٹکتا تھا جو خار نامرادی
جناب لشن جی کو بد دعا دی
کہ نسل امبریک نکتہ دانین
بنام دسرتھ اک ہوگا جہانین
اوسی دسرتھ کے گھر مین تم ہویدا
میان جسم خاکی ہو ہویدا
زمین سے آشکارا اشتی متی ہو
عیان نور جمال سہگوتی ہو
وہ دختر راجہ بتھلا کی ہاتھ آئے
سرپرست اوسکی گھر مین تربیت پائے
اوسکے ساتھ ہو شادی تمہاری
مگر ہو خانہ بربادی تمہاری
دیا دم اوسکو جسطرح جیسا
تمہین بہی چل کوئی دیجائے ویسا
بلائی فکر و غم ہو سر بسر پیش
مثل ہے چاہ کن را چاہ در پیش
کوئی اچہس اوسی دم وہ لیجائے
وبال صدمہ و غم دیکے لیجائے
رہو ناچار گرم جستجو تم
پھرو ششدر جہان مین چار سو تم
تمہین بہی استری سوگ لازم ہو
ہماری طرح فرقت کا مرض ہو
جناب لشن جی نے اسکے فی الحال
کیا دستے دعائے بد کو اقبال
اودہر دونو اجودہیا مین وہ آئے
کلام عذر خواہی لب پہ لائے
جو دیکھا مبتلائے صدمہ جور
بچایا چکر سے راجہ نے فی الفور
امان پائی تو دونو نے کیا عہد
یہی عہد بقا تک کر لیا عہد
کرینگے ہم نہ ہرگز ذکر شادی
نہ لائینگے زبان پر ذکر شادی
مون ہوکر غرض بیٹھے وہ بیجاہ
خاموش ۱۲
لگے کرنے تپشیا حسب دلخواہ
جناب بالمیک اہل توقیر
فصاحت سے ہین یون گرم تقریر
فریب و مکر و تزویر و دغا سے
رہے ہے محفوظ انسان ہر بلا سے
دغا و مکر کے باعث سے ناچار
ہوا ملک اودہ مین رام اوتار
جناب لشن جی سر پایۂ نور
ہنسے مایا مین گویا تھی کوہ طور

ادہیائے پانچوان

جانا کوشک نام برہمن اور اوسکے شاگردونکا لشن لوک مین اور مقرب ہونا بھجن گانیکی وجہ سے

توجہ ہو سری رام اسطرف بہی
عطا ہو ہمکو عزت بہی شرف بہی
جناب بالمیک صاحب فکر
ترتیا جگ کا فرماتے ہین یون ذکر
برہمن اک عقیل و ذی ہنر تھا
باسم پاک کوشک مشتہر تھا
قناعت پیشہ و شاکر خوش اخلاق
سرود و نغمہ مین مشہور آفاق
پرستش لشن کی وہ ذات کرتا
گدائی سے بسر اوقات کرتا
خلیق و مرد نیک اطوار و طاہر
غنی دل لیک مفلس بظاہر
بری اندیشہ و فکر و محن سے
ہمیشہ کام تھا بھگوت بھجن سے
تھے استاد جہان سارے اوسکے شاگرد
جنہین تا نام لشن آٹھون پہر ورد
کوئی پدماکش نام اک برہمن تھا
سخن سنج و عقیل و اہل فن تھا
کہین گانا سنا کوشک کا اکثر
نہایت خوش ہوا وہ نکتہ آور
بلایا اونکو اپنے گھر پر اوسنے
بصد دریا دلی بخشا زر اوسنے
جو دیکھا مبتلائے گردش دور
مقرر کی خوراک اک دن اوسکی فی الفور
یہ آٹھون الغرض شاگرد و استاد
ہوئے پدماکش کے مسکن مین آباد
زن پدماکش تہی فرخندہ انجام
خلیق و اہل ہمت بالتی نام
جو تہی اوس گھر مین بوئے خاکساری
بدل تہی مائل خدمتگذاری
کرے کوشک سدا وہ پاکدامان
بہم کرتی تہی سب پوجا کا سامان
زن و شوہر بجوش شادمانی
بھجن سنتی تہی کوشک کی زبانی
وہ کوشک موسیقی مین تہا جو مشتاق
بس اب چندی ہوا مشہور آفاق

مگر ثابت ہوا کام آپکا ہے
کہ مشہور جہان نام آپکا ہے

جناب کشن لکے ای نکو نام
نہین ہمکو کرو داد در کام ہی کام

جدا الفت سی پایا سے بری ہین
کہ ہم سحر کرامت گستری ہین

فریب و مکر سے ہمکو نہین کام
غنیمت ہے آپکا اندیشہ خام

جو بیٹھا چھپکے وان فی الفور ہوگا
وہ کوئی اہل فطرت اور ہوگا

اگر تبدیلی صورت کا ہے ذکر
تعجب کچھ نہین اے صاحب فکر

بہت اچھیں ہین ایسے صاحب جاہ
بدل سکتے ہین صورت حسب دلخواہ

مگر میر انشان تن جدا ہے
نرالی شان پیراہن جدا ہے

نمایان ہین گدا سنکھ اور پدم چکر
بھلا ہمسے ہوا کب اسطرح مکر

تمہین سمجھو مقام غور کا ہے
یہ میرا کام ہے یا اور کا ہے

کہا سچ ہے مگر کیا وہ لمین آیا
ہمین وان حسن و ہیمون کین بنایا

کہا ہوتی ہی جیسی جنکی خواہش
وہ بر لائے ہین ہم بی فکر و کاوش

جو نارد من نے بر مانگا وہ پایا
سری پربت کا بہی مطلب آیا

بھلا سمجھو بصد غور و تامل
یہ کسکی شاخ حکمت سے کھلا گل

قبول عرض سے کرتے جو انکار
تو اوسکا المتین ہم ہوتے خطاوار

فقط تہا ہمکو بر دینے سی مطلب
نہ کام انجام کر دینے سی مطلب

عداوت سے کرو دل صاف اپنا
تمہارے منہ سے ہی انصاف اپنا

مقام منصفی ہے ہوش مین ہو
ہمیشہ دریا کیسو جوشمین ہو

سنا جب یہ تو دو نو ہوگئے دنگ
ہوئے سوئے اجودھیا گرم آہنگ

یہ پیش اس میر کیا آئے غضب سے
کہا یون کثرت درد و تعب سے

سرا سر ہے خطا تیری گنہگار
ہمین اوس گل کی فرقت کا دیا خار

ہمین جیلی جوا ایمن کہا خوب
حوالے غیر کے کر دی وہ محبوب

دعائی بد تجہی دیتے ہین اب ہم
کہ ہین آمادہ جوش غضب ہم

پہنسے تاریکی الفت مین ہم ہائے
ہے بیفائدہ رنج و الم ہائے

اسی صورت اندھیرے مین پہنسے تو
میان دام تاریکی پہنسے تو

یہ کہنا تہا کہ ظلمت آگئی صاف
مثال ابر گیسو چھا گئی صاف

مگر اوس چکر سے بختا وہان نور
بلائے ظلمت شب ہو گئی دور

اوٹھا مژدہ کہ بہاگی جو فی الحال
چلا چکر سو درشن اونکی دنبال

جہان دیکہا وہان جلوہ گر تہا
جدہر دیکہا اودہر پیش نظر تہا

دم ملے چکر غرض اوس چکر نے خوب
لبوہ کشن لوگ آئے وہ محبوب

جبین انکساری ملکی در پر
پکارے تراہ نارائن ہری ہر

کہا رو کر یہ آفت سر سے ٹالو
بلائے ناگہانی سی بچالو

کہا تمنے دعا بد سی ہیہات
بلا سر پہ بلا کی کیا یہ بات

یہ پیش امیر کیا ہے آ نیک تدبیر
کر د پیش اپنا جا کر عذر تقصیر

گئے سوے نارد ادھر بھی نہ دیکھا
نگاہِ نیم وا سے بھی نہ دیکھا
کہا شاید نہیں ہم پر پڑی آنکھ
لگی اپنی قسمت گر پڑی آنکھ
کبھی اٹھتے کبھی بیٹھے سنبھل کر
رہے ساکت کفِ افسوس ملکر
تمنا تھی کہ دیکھے ہمکو یہ ماہ
نہ بر آئے مطلب دل حسب دلخواہ
مگر کوئی نہ حکمت راس آئے
نہ وہ ماہ دو ہفتہ پاس آئی
یہ نارد من پربت من ہیں بیٹھے
سراپا حسن کے گلبن ہیں بیٹھے
غرض دختر نے دونو پر کیا غور
نظر آیا سبھونکا طور بطور
کہا راجہ نے یہ انداز کیسا
جھجکنا ای سراپا ناز کیسا
مگر دو خرس و میمون جلوہ گر ہیں
نئی شکلیں مری پیش نظر ہیں
سبھون پر جب نظر ڈالی دوبارہ
ہوئی گرم سخن وہ ماہ پارا
چمکتا ہے جبین پر مہر اقبال
قرائن سے ہی ثابت سولہواں سال

ہوئے حیرت زدہ خاموش دونو
ہوئے غم سے ہوئے مدہوش دونو
سرِ محفل غرض بن ٹھن کے بیٹھے
اکڑ کر پھول کر تن تن کے بیٹھے
مخاطب جسطرف اوس گل کو پاتے
اودسی صف میں یہ جا کر بیٹھ جاتے
کہیں ہمکو بھی یہ محبوب دیکھے
جمال دلکش و مرغوب دیکھے
کہا راجہ نے دختر سے کہ ای ماہ
نہیں حضار محفل سے تو آگاہ
بچشم غور دیکھ انکی طرف تو
پہنا ہار ای گل باغ شرف تو
بصد حیرت سسک کر رہگئی وہ
ڈری سہمی جھجھک کر رہگئی وہ
کہا دختر نے از راہ نکوئی
یہاں نارد نہ پربت من ہیں کوئی
پدر نے پھر یہ فرمایا بہ تکرار
پہنا دی ایک کو اسے گلبدن ہار
میان خرس و میمون اک بشر ہے
مگر اوڑھے ہوئے پیتامبر ہے
تلک اک شان سے ہے زینت فرق
کہ ہے صدقے چمک پر جلوۂ برق

یہ سنکے روئے محفل کا اڑا رنگ
جناب نارد و پربت ہوئے دنگ
گلو میں وصل شوہر کے ہار ڈالا
وہ رشتہ صورت زنار ڈالا
ہوئی وہ مثل بو غائب نظر سے
ندا آئی یہ بام عرش پر سے
اسے لیکر جناب لچھمن ناتھ
بصد عز و تفاخر لیگئے ساتھ
گرا کوہِ الم پربت کی سر پر
چلے نارد بھی رکھ چھاتی پہ پتھر
ہمارے بیچ میں بیٹھا بشر کون
نہاں تھا صورت تار نظر کون

پدر نے پھر جو سمجھایا بہ تکرار
قریب آئی ادا سے وہ نکوکار
فلک سے پھول برسے مچگیا شور
ہوئے حضار محفل زندہ در گور
بر آیا مطلب دل شری متی کا
یہ ہے نور مبارک بھگوتی کا
ہوئے حیراں تمامی شاہان ذی عزم
پریشاں صورت دفتر ہوئی بزم
سوئے مسکن گئے ہو کے دلشکستہ
کہا شسن جی سے دست بستہ
برنگ بو اڑا کر لیگیا گل
ہمیں باغ جہاں میں دیگیا جل

کیا ناگہ جو دختر کا نظارہ | ہوا سیماب سا دل پارہ پارہ
کہا راجہ سے ایمر دونا کو تس | یہ دختر کسکی ہے غارتگر ہوش
یہ کس دُرج لطافت کی گہر ہے | یہ کس برج شرافت کی قمر ہے
گذارش اوسنے کی ای بحر اکرام | یہی دختر ہماری ہے شیمتی نام
ہوی وہ رمز مطلب سے جو آگاہ | دل متواج مین پیدا ہوئی چاہ
شہنشہ کو جدا لیجا کے سب سے | کہا نارد نے یون جوش طلب سے
ہمین اس چشمۂ خوبی کی ہے چاہ | مناسب ہے کہ ہم ہی کیجیے بیاہ
یہی پربت نے خلوت مین کیا ذکر | کہ دختر ہمکو دے ای صاحب فکر
کہا بزم سوامبر مین تم آنا | مقدر اپنا اپنا آزمانا +
پسند آئیگا جسکا حسن دلخواہ | اوسیکو دینگی دخت غیرت ماہ
ہوئے اس شرط پر خاموش دونو | ہوئے رخصت گئے ذی ہوش دونو
جناب بشن سے نارد کی عرض | قبول آرزو ہے واجب الفرض
ہو شکل بوزنہ پربت کی صورت | کہ ہے پیش نظر شکل ضرورت
مگر صورت وہ دختر کو نظر آئے | تو اپنا مطلب دل صاف بر آئے
کہا بہتر یہی خواہش اگر ہے | ہمین اقبال سے کب یہ گذر ہے
گئی نارد تو پھر پربت کی عرض | پذیرا ہوی آ بشن جی غرض (?)
سری نارد سوامبر مین اگر آئین | بشکل خرس دختر کو نظر آئین
کہا منظور ہے خاطر تمہاری | برآئیگی تمنا دلکی ساری

ادہیاے چوتھا جانا شیمتی کا بشن لوک کو سوامبر سے اور سراپ دینا نارد مُن اور پربت مُن کا راجہ امبرک اور بشن جی کو

سری سیتا براہ فیض بخشی | ادہر بھی ہو نگاہ فیض بخشی
ہوئی شادی کی بزم آراستہ جب | روسا جہان جا حاضر ہوے سب
امیر و افسر و سردار آئے | رئیس و منعم و زردار آئے
رکھیں شمع صورت پروانہ پہونچے | برائی شمع بے تابانہ پہونچے
سری نارد بھی شہرہ سنکے آئے | قدم محفل مین پربت من کے آئے
لباس فاخرہ سجکر بدن مین | ہوئی دختر برآمد انجمن مین
جو دیکھا جلوہ روئے پر انوار | ہوئے حضار محفل نقش دیوار
کوئی سکتے مین تھا بیہوش کوئی | کوئی حیرت مین تھا خاموش کوئی
وفور ناز سے وہ پاکدامان | چلی آہستہ آہستہ خرامان
گئی ہر صف مین با عز و شرف وہ | نسیم آسا پھری چار و طرف وہ
نگاہ ناز سے دیکھا اک سو | پھری اوس غنچہ مین وہ صورت بو (?)
جو تھی وہ شاخ نخل بے مثالی | نظر بھی جانب پربت نہ ڈالی

کھلا ہنگام شب یہ پردۂ راز / کہ دی خود لشن نے سر سے آواز
نہایت جوش پر بحر کرم ہے / بیان کر کیا ہوں کس سے کم ہے
گذارش اوسنی کی ای پر ہوتا تہہ / سعادت تا دم آخر رہے ساتہہ
عطا ہو مجکو اک طفل جوان بخت / رہے جاہ و حشم سے رونق تخت
وہ ہو عالم کی سب راجونکا سرتاج / میان بحر و بر قائم رہے راج
مگر بہگت آپکی ہو دین اوسکے / بسی ہو بو یہ آب و گل مین اوسکے
صدائے الوست آئی جو یکبار / ہوئی مست مئی عشرت وہ ہشیار
ریاضت کا یہ پہل اوسنکل نی بابا / کہ پہل اک گلشن سر سے آیا
خوشی سے اوسکو لیکر کہا گئی وہ / متاع مطلب دل پا گئی وہ
پہلی یکبار شاخ نخل امید / حمل سے رہگئی وہ رشک خورشید
ہوا طفل اک پس نہ ماہ پیدا / دل شمس و قمر ہو جسپہ شیدا
حلیم و صابر و شاکر ہنرور / باسم امبریک نکتہ پرور
ہلال آسا لگا بڑہنے وہ ہر روز / خجالت سے گہٹا ماہ دل افروز
قضا کی اوسکی والد نے قضارا / بدن سے جامۂ ہستی اوتارا
بنا فرمانده روئے زمین وہ / ہوا جائے پدر مسند نشین وہ
کیا کاشانۂ عالم کو آباد / رعیت کو عدالت سے رکہا شاد
جو عیش دنیوی مین حظ نہ پایا / برائے بندگی صحرا مین آیا
ہزارون سال تپ کرتا رہا وہ / گل وحدت کا دم بہرتا رہا وہ
جناب لشن جی سر پر سے آئے / برائے امتحان تشریف لائے
جناب اندر کی صورت بنے آپ / عجب انداز کی مورت بنے آپ
گرڑ کو شکل اپراپت بنایا / تماشا حسن قدرت کا دکہایا
کہا ہم اندر ہین عالم کی سرتاج / جو شئے مد نظر ہو مانگ لو آج
کہا مجکو سری ہمرت سے کیا کام / کہ ہے لب پر جناب لشن کا نام
غرض مجکو اونہین سے الغرض ہے / اونہین کو خوب تشخیص مرض ہے
دوا دینگے دل بیمار کو وہ / شفا بخشینگے جسم زار کو وہ
قدم اس رہ مین لغزش جو نہ پایا / جناب لشن نے جلوہ دکہایا
کہا جو ہو ہوس اے سیم بر مانگ / بر مطلب ملیگا تجکو بر مانگ
گذارش اوسنی کی تب باندہ کر ہاتہ / مجہی بہگت آپکی قدمونکی ہو ناتہ
نہ جنبش ہو دل صدق و صفا کو / نہ لغزش ہو کبہی پائے وفا کو
تبسم کر کے بولے لشن بہگوان / برآئے گا ترے دلکا سب ارمان
سو درسن چکر بخشا لشن نے ایک / یہ فرمایا زبان سے با دل نیک
ستم سے ظلم سے جور و جفا سے / بچائیگا یہ اندوہ و بلا سے
دکہاکر جلوۂ حسن عجایب / نظر سے ہوگئی لشن غایب
سوئے ملک اودہ آیا وہ سرتاج / بصد عدل و کرم کرنی لگا راج

اودہیا مین پیدا ہونا شی متی کا راجہ امبریک کے گہر مین اور فریفتہ ہونا نارد مُن اور پربت مُن کا اور سوال شادی کرنا راجہ سے

رہو ہمین جنکے سائے جانکی نا تہہ / فدائی نقش پائے جانکی نا تہہ
مہا مُن جسکے سرگرم سخن ہین / لب شیرین سے یون شکر شکن ہین
سنو ذکر امبریک نکتہ دان کا / ہوا حاکم وہ اقلیم جہان کا
ترقی پر ستارا تہا جو ہر روز / وہ چمکا مثل مہر عالم افروز
ہوئی پیدا گہر اوسکی دخت گلفام / عفیف و پاکدامن شی متی نام
ترقی پر ہوا جوش جوانی / ہوئی دختر ہم آغوش جوانی
پدر کو اوسکی شادیکی جو تہی فکر / ہوا عالم مین طشت از بام یہ ذکر
سری نارد مُن اور پربت مُن آئے / اودہ مین اکدن تشریف لائے

غرض بحرِ طاعت سر بسر تھے ۔ لبِ دریا تماشا جلوہ گر تھے
بہردواج اک زمانہ مین قضارا ۔ ہوئے اونکے مکان پر جلوہ آرا

مہامن جی نے براہِ مہربانی ۔ بٹھا لا کی نگاہِ مہربانی
وفورِ عجز سے بولے بہردواج ۔ رکھون کیہین مہاراج آپ سرتاج
کیے جو سو کروڑ اشلوک تصنیف ۔ بیانِ برہمہ لوک اونکی ہی تعریف
سدا شیو بشن برہما اندر سنکاد ۔ اونہین سُمر کو کہین پڑھتے ہین دلشاد
فقط نعمت وہ برہما کو نہ پائی ۔ یہ دولت اونکے حصہ مین ہے آئی
یہان چوبیس ہزار اشلوک ہین کل ۔ کہ دل جنپر فدا ہے مثلِ بلبل
اونہین سُنکر زبانِ برہمن سے ۔ رہائی پاتے ہین آواگون سے
وہ سب مین ہی بخوبی سن چکا ہون ۔ گلِ باغِ معانی چن چکا ہون
زبس مین تشنہ لب تھی نہین پیاس ۔ سمجھہ کر قُلزم آیا آپکے پاس
بھلا ایسے ہی ہین ذکرِ عجائب ۔ کہ ہوش سامعین ہون سنکے غائب
سُنی مینے نہو جو آجتک بات ۔ بیان کیجے وہ اے بحرِ کرامات
مہامن ہنسکے بولے با دلِ شاد ۔ سوال اچھا کیا ہی آفرین باد
سُناتا ہون تمہین اب ہے بہت کتھا نیک ۔ مخاطب ہو کے سُنئیے با دلِ نیک
کتھا ہے یہ زمانہ سے نرالی ۔ کوئی فقرہ نہین مطلب سے خالی
کیا اصرار اندر آدک نے ہر چند ۔ رہا ابتک میرا قفلِ زبان بند
جو ہو تم سے مین اہلِ محبت ۔ سُناتا ہون بصد جوشِ محبت
تمہین سمجھو گے خوب اے صاحبِ پند ۔ رموزِ عاشقان عاشق بدانند
کرو گے تم پسند اے اہلِ جوہر ۔ کہ پیشِ جوہری ہے قدرِ گوہر
سُنو اے نیکنام اوتار کے وجہ ۔ بیان کرتا ہون رام اوتار کی وجہ

ادھیاے دوسرا

پیدا ہونا راجہ امبریک کا اور تپسیا کرنا جنگلمین اور بردان حاصل کرنا سری کشن جی سے

رہا دلمین سری نامِ زمان ہو ۔ اُمان کے نام سے مشکل آسان ہو
جنابِ بالمیک نکتہ آموز ۔ بیان کرتے ہین فرحت اندوز
کوئی ترسنکہ نام اک تاجور تھا ۔ حلیم و عادل و والا گہر تھا
زن اوسکی مردِ میدانِ وفا تھی ۔ گلِ نخلِ گلستانِ وفا تھی
زبان پر تھا جنابِ رام کا نام ۔ ہر اک دم کشن کی طاعت سے تھا کام
ریاضت کش جو تھی وہ حلم ہمیشہ ۔ اکادشی برت کرتی تھی ہمیشہ
غرض اک روز تھا روزِ اکادش ۔ رہی بی آب و دانہ وہ جفاکش
کسی ٹھاکر دوارے مین وہ گلفام ۔ ہوئی ہمراہ شوہر محوِ آرام

سری گنیش آئینہ

ثنارِ بھگوتی باغِ سخن ہے
سری درگا سے شوکت شان کی ہے
وہی ستِ ہی وہی تت ہی وہی گیان ہین
وہی ہین دو جہان کے مکت داتا
وہ سب بیشک جناب جانکی ہین
معزز رام ذی اکرام سیتا
جو وہ گل ہین تو یہ بوئی گل تر
سیا پت کو مقدم گر سمجھئے
جھی کھینچے شکت کو شکتی بدن سے

ریاضِ شاعری گلشن آرا پن ہے
امان شنی جمن سے جانکی ہے
تریخ و شیو نہین کا کرتی ہین وہیان
وہی ہین آد شکت او جگت ماتا
بہت اسم و خطاب جانکی ہین
وہ سیتا رام ہین اور رام سیتا
وہ گوہر ہین یہ مثل آب گوہر
تو سیتا کو مقدم تر سمجھئے
تو جنبش ہو نہین سکتی بدن سے

جو ہو لب پر جناب رام کا ذکر
بجز اونکے نہین گر کوئی اور
نمسکار ہے تسی نمس تسی ہو لب پر
جسے کہتے ہین اہلِ وید ودیا
تفاوت کچھ نہ سمجھو با دلِ نیک
زبان ہین وہ تو یہ نطق زبان ہین
وہ دانا ہین یہ دانائی ہین گویا
طریق لازم و ملزوم یان ہے
غرض نورِ گرانمایہ ہے مایا

اگر سے رم ایکدم مین آسوئے فکر
وہی کالی وہی درگا وہی گور
کہ احسان سری سیتا ہی سب پر
مہا بدیا ابدِ یا او ربدیا
جناب رام و سیتا دونو ہین ایک
وہ تن ہین جانکی جی مثل جان ہین
وہ گویا ہین یہ گویائی ہین گویا
کہ بی شکتی ہر اک شے رائگان ہے
اسی نے سب مین رنگ اپنا جمایا

ادھیاے پہلا جانا بھردواج کا بالمیک کے پاس

رہا سے جان تن مین رام کا نام
سری رام ست امیتی سے کام
رگنیشر ایک تہی سرمایہ جاہ
جناب بالمیک دانش آگاہ

پوتھی کمیاب یہ نایاب عجب مقبولِ زمان | منظومۂ فرحتِ سحر بیان موسومہ

یہ کتاب لاجواب مصنفہ منشی شنکر دیال فرحت بار دوم حسب فرمایش تاجر عالی تبار منشی نولکشور صاحب کی چھاپی گئی جو کہ مصنف نے

ادبھت رامائن

۱۸۷۳ع

حق تالیف اسکا پنڈت بیجناتھ صاحب مالک مطبع کو دیدیا ہے امید کہ کوئی اہل مطبع قصد طبع اسکی کا نفرماوین

ہندی میں لکھ ہوا دلچسپ و پسندیدہ پیر و جوان | پوتھی یہ ہوئی مطبوع وہاں جو چھپی ٹوٹی تشنگی اہل زمان

Adbhuta Rāmāyaṇa.

16. E. 1.

Indian Institute, Oxford.

The Lucknow Sparks Library.

Presented

by

Munshi Newul Kishore.